

نورافشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

قیمت سالیانہ بلا محصول عیمر — قیمت سالیانہ مع محصول سے

نمبر ۳۲ جلد ۶ — لودیانہ ۸ اگست ۱۸۷۸ع — قیمت فی پرچہ ۲ پائی

غزل

من تصنیف پادری یعقوب کشن سنگھ صاحب خادم از مقام رہتک

۱- میرے دل میں اگر ہووے مقام اُلفتِ عیسیٰ
بسے دل میں میرے اگر جناب حضرتِ عیسیٰ

۲- جہانمیں اُسنے اگر جان دی ہے ہمارے بدلے میں
ہوئی غالب گناہوں پر ہماری طاقتِ عیسیٰ

۳- خریدا اُسنے ہم سبکو بہا کر خونِ تن اپنا
بچایا ہم غریبوں کو عجب ہے قدرتِ عیسیٰ

۴- اگر مانے کوئی اُسکو حقیقت میں دل و جانسے
وہ اِن آنکھوں سے دیکھے گا جہانمیں شوکتِ عیسیٰ

۵- کوئی سمجھے اگر اُسکو کہ فرزندِ خدا وہ ہے
بچاویگی گناہوں سے اُسکو کلفتِ عیسیٰ

۶- خدانے اُسکو بخشا ہے یہہ رتبہ ہر دو عالم میں
نہیں بخشا سوا اُسکے کسیکو رتبتِ عیسیٰ

۷- قیامت میں خجل ہوگا نہ ملنے اُسکو جو دل سے
نہ پاویگا وہاں ہرگز وہ عیشِ جنتِ عیسیٰ

۸- بچاویگا وہ **خادم** کو کہ عاصی اور نادم ہے
نہیں اُسکا سہارا ہے سوائے رحمتِ عیسیٰ

نورافشاں

دارالسلطنت افغانستان

صاحب اخبار سفیر ہند تحریر فرماتے ہیں کہ دارالسلطنت افغانستان کی خاص تحریروں سے ہمکو معلوم ہوا کہ روس کے چالاک کارپرداز طرح طرح کے خیالات اور گوناگون کارروائیوں سے حضور عالی امیر صاحب بہادر فرمان روائے افغانستان کو انگریزی سرکار سے بدظن کرانا چاہتے ہیں۔ مگر چونکہ حضور عالی جناب امیر صاحب بہادر خود بنفس نفیس بہت سنجیدہ اور فہمیدہ اور ہمیشہ سے انگریزوں کی اولوالعزمی اور وفاداری کے تجربہ کار ہیں۔ اِس جہت سے ہرگز ہرگز اُمید نہیں کہ کسی حالت میں صاحبان انگریز سے کشیدہ خاطر ہوں۔ ہمارے امیر صاحب بہادر کو یہہ کل کی بات نہیں بھول گئی۔ کہ مرحوم انگریزی افسر جسکو تمام سرحدی اضلاع کے باشندے بلکہ غیر علاقہ سرکاری کے رہنے والے بھی جانتے ہیں یعنے جنرل سر ہیبرٹ ایڈورڈ صاحب اہلکاران متعلق سلطنت افغانستان سے کس شریفانہ اور فیاضانہ سلوک سے پیش آتے تھے حتی کہ اُس مستقل مزاج مغفور انگریزی افسر کی تحریکوں سے لارڈ لارنس صاحب نے پشاور میں پہنچکر فرمانروائے افغانستان سے دوستانہ ملاقات کی۔ اور پھر اُسی تپاک اور محبت کی وجہہ سے انبالہ تشریف لیجا کر خود ہمارے امیر عالیجاہ فرمانروائے حال افغانستان نے سر ورلارڈ میو صاحب سے ملاقات کی +

غرض یہہ ہے کہ ہمارے افغانستان کے بادشاہ حضور امیر صاحب بہادر خلد اللہ ملکہم کبھی فرنگیوں سے بدظن نہ ہونگے +

یہہ کون کہتا ہی کہ ہماری سرکار انگلشیہ سے امیر صاحب واسطے کابل بدظن ہو جاویں۔ ہم چاہتے اور خواہش کرتے ہیں کہ ضرور ہر دو یعنے گورنمنٹ انگریزی اور امیر کابل کے درمیان ایسی قسم کا اتحاد و ارتباط قایم ہو کہ کوئی مخالف درمیان میں آنکر کچھہ بھی نہ کر سکے اور کسی روسی و رومی کی چالاکی پیش نہ جاوے لیکن یہہ سب کچھہ جب ہو سکتا ہی کہ طرفین کے دل لالچ و طمع سے مبرا و معرا ہو جاویں اور خاصکر یہہ بات بھی ہو کہ جسطرح گورنمنٹ انگریزی حتی المقدور بگاڑ سے خوش نہیں ہی امیر صاحب بھی ایسے ہی ہو جاویں خالص محبت کی جڑ بہت پختہ اور سرسبز ہوا کرتی ہی +

کالوں اور گوروں میں تمیز

بہت عرصہ سے ہمارے معصر پکار رہے ہیں کہ ایکٹ ۱۸۳۳ء میں گورنمنٹ انگلشیہ کیطرف سے وعدہ ہی کہ ہندوستانیوں کو بلالحاظ رنگت و قومیت کے اعزازی عہدے دئے جاینگے اور نیز جلسہ قیصری میں جو دہلی میں منعقد ہوا تھا پکارا گیا تھا کہ ضرور ہندوستانیوں کی قدر و منزلت کیجاویگی اور حضور لارڈ لٹن صاحب بہادر گورنر جنرل کشور ہند نے بھی ایک یادداشت میں شایع کیا تھا کہ صیغہ جوڈشل میں ہندوستانیوں کو داخل کیا جاویگا مگر ان کان وعدوں کا ظہور کافی طور سے نہیں ہوتا بلکہ کالے اور گوروں میں تمیز کیجاتی ہی سو ہمارے ہمعصروں کی یہہ پکار واجب معلوم ہوتی ہی کیونکہ جس حالت میں گورنمنٹ انگریزی کے مقررہ امتحان ہندوستانی بلا کی محنت و مشقت اٹھا کر پاس کرتے ہیں اور بعدہ امید پر بھروسہ کئے ہوئے بیٹھے رہیں جب کوئی اعلےٰ عہدہ خالی ہوتا ہی تو رنگت و قومیت میں تمیز ہو کر وہ خالی عہدہ پر کیا جاتا ہی یہہ بیچارے ہاتھہ ہی ملتے رہجاتے ہیں +

جب ہمنے اس امر کی جستجو کی کہ یہہ کیونکر ایسا ہوتا ہی تو ایک تجربہ کار ڈاکٹر نے جو عالم و فاضل اور ہندوستانیوں کی عادت و راہ و رسم سے واقف ہیں ہم سے بیان کیا کہ اگر صیغہ جوڈیشیل اور سول سروس میں ہندوستانیوں کو داخل کیا جاوے تو جیسی کارروائی اب یورپین بلا پاسخاطر کے کرتے ہیں ہرگز ہندوستانیوں سے نہ ہو سکے کیونکہ ہندوستانیوں میں ایک قسم کی مروت ہی جو اپنے احباب و دوستوں سے رکھتے ہیں اور مروت کیوقت حق و ناحق کا ہرگز خیال نہیں کرتے مروت میں آنکر جو کچھہ اُن کے ہاتھہ سے ہو جاوے وہ عین النسب سمجھا جاتا ہی +

اگرچہ اس قول پر ہم اپنا اتفاق نہیں کرتے مگر جہانتک ہمکو معلوم ہی اور جن جن ہندوستانیوں کو ہم فی الحال صیغہ جوڈشیل میں جانتے ہیں انکی نسبت یہہ نہیں کہہ سکتے کہ وے سب ہی انصاف کیوقت کسی فریق کی مروت کرتے ہیں صرف دو ایک ہمارے معاینہ میں مرونگی صفت سے موصوف ظاہر ہوئے +

پس ہماری راے میں ڈاکٹر صاحب کا قول تمام ہندوستانیوں اور نو تعلیم یافتوں پر عاید نہیں ہو سکتا کیونکہ تعلیم سابقہ اور حال میں بڑا فرق ہی +

جو ڈھونڈھیگا سو پاویگا

پٹیالہ اخبار میں لکھا ہی کہ ۴ ماہ حال کو نہال سنگھہ ایک سکھہ نے جسکی عمر ۶۵ سال کی ہی کوہ شملہ پر مذہب مسیحی اختیار کیا اور اس نہال سنگھہ کا حال زبانی گلزار شاہ صاحب ایک مشنری کے کاریسپانڈنٹ صاحب دہلی گزٹ کو یوں معلوم ہوا ہی کہ یہہ نہال سنگھہ پیشہ کاشتکاری رکھتا تھا اور مسکن اسکا موضع منڈی علاقہ سرکار پٹیالہ میں ہی اور ایک شخص بھولا سنگھہ مشنری کی صحبت اور مطالعہ کتاب مقدس و دھرم تلا نام ایک کتاب سے اس شخص کو یقین ہوا کہ گناہوں سے نجات دہندہ صرف وسیلہ مسیح کا ہی ہی اور اسلئے اُسنے مذہب مسیحی کو کل مذاہب سے ترجیح دی اور بعد کئی سال تحقیق کے اُسنے مذہب مسیحی اختیار کیا +

جو لوگ کلام الٰہی کی تعلیم پاتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ ہم اپنی نجات کا کوئی وسیلہ ڈھونڈھیں اگر وے سچے دل اور اعتقاد کے ساتھہ تلاش کرتے ہیں تو ضرور پاتے ہیں اور اگر تعلیم پاتے رہے اور نجات دہندہ کے جویاں نہ ہوے تو ہرگز انکو تعلیم سے کچھہ بھی فایدہ نہیں ملتا ہی اکثر دیکھنے میں آتا ہی کہ جن لوگوں نے اپنے نجات دہندہ کی تلاش کیواسطے بائبیل کی تعلیم پائی ہی اور خداوند سے دعا کرتے رہے تو بائبیل اُن کے دلوں پر اثر کرتی ہی اور جو جھوٹے متلاشی ہو کر اسکی کلام پاک کو پڑھتے ہیں چاہے کتنی ہی مدت تعلیم پاویں کچھہ فایدہ نہیں اُٹھاتے۔ پس چاہئے کہ جو صاحب کلام الٰہی کو پڑھیں سچے دل سے دعا بھی مانگا کریں تاکہ اُسکی تعلیم سے فایدہ اٹھاویں +

جو شخص بائبیل کو سچے دل سے کلام الٰہی سمجھتا ہی اور یقین کرتا ہی کہ صرف خداوند یسوع مسیح ہی نجات دہندہ ہی وہ ضرور نجات پاویگا چنانچہ خداوند فرماتا ہی

کہ مانگو تو تمہیں دیا جائیگا۔ کھٹکھٹاؤ تو تمہارے واسطے کھولا جائیگا ڈھونڈھو کہ پاؤگے +

اطلاع

کاریسپانڈنٹ صاحب کیور تھلہ کو واضح ہو کہ جیسا آپنے ایک دو دفعہ مضمون لکھا ہی ایسا نور افشاں میں درج نہیں ہوا کرتا +

بقیہ توریت وانجیل کی پیشین گوئیوں کی پوری موافقت اور دنیا کی شروع سے مسیح کی قربانی نجات کا اکیلا وسیلہ ہے

پس جب پیشین گوئی کہتی کہ اللہ تعالیٰ نے قسم کھاکر اپنے بیٹے کو ملکِ صدق کے مرتبے کے موافق ابدتک کاہن یعنے امام مقرر کیا ہے تو مراد یہی ہے کہ مسیح کے بادشاہی اور الٰہی امام ہونے اور اُسکی اکیلی قربانی گناہوں کی معافی کے لئے مقبول ہونے سے غرض یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ انسان کی نجات میں کسی دوسرے امام کو دخل دینے دے کیونکہ دنیا کے آخر ہونے تک مسیح ہی بنی آدم کا پورا شفیع ہے۔ ان تمام کیفیتوں سے سب پر ظاہر ہوگا کہ محمد نے مسیح کی امامت میں خلل ڈالنا چاہا ہے اسلئے اُس نے اپنے تئیں خدا کے ارادہ اور فرمان کے مخالف گستاخ فتور ڈالنیوالا ثابت کیا۔ تیسرے یہہ آیت کہ (تیرے لوگ تیری قوت کے دن حسن تقدس کے ساتھ مستعد ہونگے تیری جوانیکی شبنم سحر کے رحم سے زیادہ ہوگی) بتلاتی ہے کہ مسیح اپنی الٰہی قدرت سے اپنے لوگوں کے دلوں کو مائل کرکر نہ صرف انجیل کی نجات قبول کرنے اور اپنے پر ایمان لانے سے راضی کریگا بلکہ سب ایمانداروں کو روح القدس کے فضل سے پاک کریگا تاکہ وے مرنے تک حسنِ پاکی کے موافق اوقات بسر کریں۔ چوتھے یہہ جملہ کہ (میں تیرے دشمنوں کو تیرے پانوں کے تلے کی چوکی بناؤنگا) اور یہہ جملہ کہ (تو اپنے دشمنوں کے درمیان حکمرانی کر) اور یہہ جملہ کہ (خداوند تیرے دہنے ہاتھ پر قہر کے دن دشمنوں کو دے ماریگا) اور یہہ جملہ کہ (وہ قوموں میں عدالت کریگا) اور یہہ جملہ کہ (وہ بہت مملکتوں میں لوگوں کے سروں کو کچلیگا) یہ سب ثابت کرتے ہیں کہ باوجود شریروں کی عداوت اور شیطانوں کی دشمنی کے مسیح دنیا کی ساری بادشاہتوں پر روحانی سلطنت کریگا۔ غرض وہ اپنی انجیل کی کامیابی کو دیکھیگا جب تک کہ اُسکے وسیلے سے وہ شمال و جنوب اور مشرق و مغرب سے اپنے مقبول لوگوں کے ہر ہر بشر کو جمع کرکے نہ صرف انکو بچائیگا بلکہ مقدس کریگا +

داؤد کی زبور بند کرنیکے آگے شاید ناظرینِ محمدی منا چاہینگے کہ روح القدس مسیح کے موت سے جی اُٹھنے کے بعد آسمان پر جانے کی بابت کیا کہتا ہے۔ اگرچہ ہم اس بات سے درگذر کریں تو یہہ انصاف تمام کہا جاسکتا ہے کہ اُس کتاب سے ہمارے دلایل تمام نہیں ہیں۔ اسلئے ہم نیچے کی پیشین گوئی کو یہاں داخل کرنا مناسب جانتے ہیں۔ چنانچہ زبور ۲۴ کی آیت ۷ میں یوں لکھا ہے (اے پھاٹکو اپنے سر اونچے کرو اور اے ابدی دروازو اونچے ہو کہ جلال کا بادشاہ داخل ہو۔ یہہ جلال کا بادشاہ کون ہے۔ خداوند جو قوی اور قادر ہے خداوند جو جنگ میں زور آور ہے۔ اے پھاٹکو اپنے سر اونچے کرو اور اے ابدی دروازو اونچے ہو کہ جلال کا بادشاہ داخل ہو۔ یہہ جلال کا بادشاہ کون ہے لشکروں کا خداوند وہی جلال کا بادشاہ ہے) یہہ پیشین گوئی نیچے کی تین باتوں کو ظاہر کرتی ہے۔ پہلے مسیح کے آسمان پر جانے سے فرشتوں کا خوشی و خورمی منانا۔ دوسرے اُسکی الوہیت اور باپ کی ہمسری تیسرے نجات کے کام کے سبب اُسکا ہمیشہ ہمیشہ تک آسمان کی بادشاہت میں حمد و ثنا کیا جانا۔ پہلے پیشین گوئی کے یہہ دو جملے کہ (اے پھاٹکو اپنے سر اونچے کرو اور اے ابدی دروازو اونچے ہو کہ جلال کا بادشاہ داخل ہو) اُس خوشی اور مبارکبادی کو بڑی صفائی سے بتاتے ہیں جو فرشتوں کی جماعت میں مسیح کے آسمان پر جانیکے سبب ہوئی۔ دوسرے یہہ سوال کہ جلال کا بادشاہ کون ہے اور اُسکا وہ جواب یعنے (خداوند جو قوی اور قادر ہے) اور (خداوند لشکروں کا) مسیح کی الوہیت کے رتبہ بلکہ باپ کے ساتھ اُسکی ہمسری پر روح القدس کے اظہار معتبر ہیں۔ تیسرے یہہ جملہ کہ (خداوند جو قوی اور قادر ہے) اور یہہ بھی کہ (خداوند جو جنگ میں قادر ہے) وہ بے انتہا تعریف بتلاتا جس سے فرشتوں کی جماعت مسیح کی اُس قدرتِ الٰہی کی تعظیم کیا کرتے ہیں جس سے وہ گناہ اور موت اور شیطان اور دوزخ پر فتحمند ہوا۔ جیسا کہ کتاب مکاشفات میں لکھا ہے کہ وے نیا گیت گاکر کہتے ہیں کہ تو ہی کتاب کو اُٹھاکر مُہر توڑنیکے لائق ہے کیونکہ تو قتل ہوا اور تیرے خون سے ہمکو ہر ایک قبیلہ اور زبان اور ملک اور قوم سے خدا کیواسطے مول لیا اور ہمکو ہمارے خدا کا بادشاہ اور امام بنایا اور ہم روے زمین پر بادشاہت کرینگے +

ہم نبیوں کی موافقت کے ثبوت میں کتابِ زبور کی گواہی کو ختم کرکے اُن کتب کو جو کتوبیم کہلاتے ہیں بند کرنیکے آگے ہم تھوڑی دیر کتابِ امثال کیطرف رجوع کرتے ہیں۔ چنانچہ اُسکے باب ۸ کی آیت ۲۲ سے اللہ کی حکمت (یعنے مسیح*) کی بابت نیچے کی پیشین گوئی شروع ہوتی ہے کہ (خداوند نے اپنے انتظام کے ابتدا میں مجھے رکھتا تھا اپنی صنعتوں سے پیشتر قدیم سے۔ میں ازل سے مقرر ہوئی ابتدا سے زمین کی پیدایش سے پہلے۔ میں اُسوقت پیدا ہوئی جبکہ گہراؤ نہ تھے جب سوتے کے مکان پانی سے بھرے نہ تھے۔

* انجیل لوقا کے باب ۱۱ آیت ۴۹ میں اور قرنتیوں کے پہلے خط کے باب ۱ کی آیت ۲۴ اور ۳۰ میں دیکھو۔ باقی آئندہ

منقولات

(از وکیل ہندوستان)

ملازمت سرشتہ تعلیم

عرصہ دو سال کا گذرا کہ ڈاکٹر لائٹنر نے لوکل گورنمنٹ کی خدمت میں یہہ تجویز پیش کی تھی کہ وے متعلم جو ارٹس میں ڈگری حاصل کرتے ہیں کسی خاص صیغہ میں ملازمت ادہر تول کے مستحق قرار دئے جاویں موافق اُن متعلموں کے جو صیغہ انجنری یا قانون یا طبابت میں پاس کر کے فوراً مقررہ استحقاق حاصل کرتے ہیں۔ لوکل گورنمنٹ نے مناسب سمجھا کہ اپنے تئیں کسی خاص وعدہ سے پابند کرے تو بھی کریمانہ نوازش سے یہہ ظاہر کیا کہ جوڈیشل صیغہ میں اُن متعلموں کے لئے جو اپنے تئیں وقتاً فوقتاً بلحاظ اپنی علمیت اور لیاقت کے ممتاز کرینگے موقع دیکھکر گنجایش نکالی جاویگی۔ واقعی حال یہہ ہو کہ یہہ تجویز بھی موافق اور وعدوں کے جو ۱۸۳۳ء سے دیسیوں کی ملازمت کے بارے میں ہوتی آئے ہیں ۱۸۳۳ء کے مشہور ایکٹ میں بڑے زور سے یہہ قرار پایا کہ کوئی باشندہ ہند بسبب اپنی رنگت یا قومیت کے کسی عہدہ کے لئے نالایق نہ خیال کیا جاویگا جسپر مقرر ہونے کے لئے وہ بلحاظ اپنی تعلیم اور نیک چلنی کے قابل ہو۔ مگر جب ہم پنجاب کے جوڈیشل صیغے کے افسروں پر غور کرتے ہیں تو یہہ صاف معلوم ہوتا ہو کہ ایک بڑا حصہ افسروں کا بلحاظ بعض خاندانی ہونے کے مقرر کیا گیا ہو۔ اور کتنوں کا نام لینا آسان ہو جو امتحانوں میں تو کیا خاص قانون کے امتحانوں میں بار بار ناکامیاب ہوئے جب نب کا تو سرکار کو اتنا خیال ہو کہ چند سال گذرے کہ ضلع لاہور میں ایک ڈگری یافتہ ہر چند کہ تحصیلداری کے امتحان میں اول رہا صرف اِس خیال سے نامنظور کیا گیا کہ اُس کے آبا و اجداد سرداروں میں شامل نہ تھے۔ کیا اسیکا نام انصاف و ناظر فداری ہی لوکل گورنمنٹ کے اُس نوازشانہ وعدہ کے بعد بھی بہتیری نوجوانوں نے یونیورسٹی کے امتحانوں میں اپنے تئیں ممتاز کیا مگر شاید ایک نے بھی جوڈیشل صیغے میں پانوں رکھنے کی جگہہ نہ پائی۔ کیا صاحبان سولراج و منشی لال و اتسرام و لال چند بلحاظ اپنی تعلیم اور نیک چلنی کے جوڈیشل صیغے میں دخل پانے کے ناقابل ہیں +

اب جوڈیشل ملازمت سے قطع نظر کر کے سرشتہ تعلیم کی ملازمت کا حال دریافت کریں اس صیغے کے ساتھہ بھی باشندگان ہند کے ایک وعدہ ہوا مدذیل میں دریافت ہو گا کہ اس وعدہ پر کہانتک عمل درآمد ہوا۔ لارڈ لٹن نے خود ایک رزولیوشن پاس کیا کہ ضلع سکول کی ہیڈ ماسٹری کے لئے بلا توقف دلیں و ہیش باشندگان ہند کو انگریزوں پر ترجیح دیجاوے انصاف اس بات پر مقتضی ہو کہ یہہ بیان کیا جاوے کہ صوبہ پنجاب میں دو ضلع سکولوں کے ہیڈ ماسٹر دیسی ہیں اور ہم اس کے لئے صاحب ڈاکٹر سرشتہ تعلیم کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ مگر اُنکے ساتھہ باادب بکمال اُنکی خدمت میں درخواست کرتے ہیں کہ جب کبھی ایسا موقع نکلے تو اُن دیسیوں کے حقوق اور دعووں کو فراموش نہ کریں جو یونیورسٹی کے اعلیٰ سے اعلیٰ امتحان پاس کر کے ابتک بے روزگار ہیں۔ اور یہہ بھی قابل رقم ہو کہ دیسیوں کے ہیڈ ماسٹر مقرر کرنے میں مدرسہ کی موجودہ حالت میں فرق آیا تو یہہ ترقی کیطرف ہوا ہوگا نہ کہ تنزلی کیطرف۔ بطور نظیر ہوشیارپور ضلع سکول کا حال پیش کرتے ہیں۔ مگر شرط یہہ ہو کہ نو تعلیم یافتہ ان عہدوں پر مقرر کئے جاویں۔ اگر سرشتہ تعلیم کے ملازموں پر غور کیجاوے تو اکثر اوقات انگریز نظر پڑتے ہیں اگر انگریزوں یا کی بابت پوچھا جاوے کہ اُنکی تعریف کیجئے تو اکثر یہہ جواب ملتا ہو کہ آپ سول سروس کے امتحان میں فیل ہو گئے ہیں مگر فیل ہونے میں بھی بڑی تعریف ہو۔ اور یوریشین کا حال نہ پوچھیے۔ اب سوال یہہ ہو کہ دیسیوں کو انگریزوں اور یوریشین پر کیوں نہیں ترجیح دیجاتی جبکہ یہہ دیسی لوگ نہ صرف زبان انگریزی کا اعلیٰ سے اعلیٰ امتحان پاس کر چکے ہیں بلکہ انگریزوں اور یوریشین کی نسبت اس ملک کی زبان اور اُس ملک کے علمی نقص سے کہیں زیادہ واقف ہیں معلوم ہوتا ہو کہ صاحب ڈاکٹر دیسی تعلیم یافتہ لوگوں کی اِس فضیلت اور فوقیت سے متیقن ہیں۔ اور یہہ امر دو دیسیوں کے اسسٹنٹ انسپکٹری کے عہدہ پر سرفراز ہونے سے خوب ظاہر ہوتا ہو +

اب حال میں سنا جاتا ہو کہ مسٹر باروی اسسٹنٹ انسپکٹر حلقہ لاہور ریاست چنبہ میں کسی اعلیٰ عہدہ پر مقرر کئے جاوینگے۔ گمان غالب ہو کہ صاحب ڈائرکٹر اپنی نیک نیتی و ناظر فداری کو کام میں لاکر کسی دیسی ڈسٹرکٹ انسپکٹر یا ہیڈ ماسٹر کو جو بلحاظ اپنی لیاقت اور تجربہ کاری کے لایق ہو صاحب موصوف کی جگہہ مقرر کرینگے + لوگوں نے تو گھبرا دیا ہی یہہ خبر مشہور کر کے کہ مسٹر کارن ہیڈ ماسٹر ضلع سکول امرتسر مسٹر باروی کے جانشین ہونگے اگر اِس اسسٹنٹ انسپکٹری کے لئے اُردو و فارسی و پنجابی کا پورا علم رکھنا اور اُسپر دیسیوں کی چال ڈھال نقص و ضروریات کا سمجھنا ضروری ہی تو کسی انگریز کا ایسے عہدہ پر ممتاز کرنا امر بے فایدہ و بے مصرف ہوگا

سوائے اسکے اگر اسسٹنٹ انسپکٹر کا یہہ ہی کام ہو کہ ہمیشہ دورہ کرے ہر چند کہ موسم کیسا ہی کیوں نہ ہو تو دیسی سے بڑھکر جو اس ملک کا پیدا ہی اس عہدہ کے لئے اور کون ہو سکتا ہی +

اگر خدا نخواستہ مسٹر کارن اسسٹنٹ انسپکٹر ہوئے تو ہیڈ ماسٹری ضرور کسی نو تعلیم یافتہ کے حصہ میں آنے چاہئے کہ رزولیوشن کا یہی منشا ہی +

مراسلات

انجیل کی قدر و منزلت

کتاب مقدس کا دوسرا حصہ عہد جدید ہی جس کے ابتدا میں چاروں انجیل ہیں ان انجیلوں میں خداوند یسوع مسیح کی پیدایش زندگی اور موت کا بیان ہی مسیح کا قول فعل تربیت تعلیم سب کچھہ انہیں کتابوں سے دریافت ہوا اسیواسطے دین عیسوی کی بیخ و بنیاد اور الہام ربانی کی مرکز و مدار ہی عہد عتیق کی سب نبوتیں اور تمثالیں انہیں میں پوری ہوئیں اور عہد جدید کی تعلیمات کے اصل و بنیاد اسی میں پائی گئی پاک نوشتوں کے دوسرے حصوں میں مسیح کا کلام ہمیں کان کے وسیلہ ملا اور یہاں اسکو آنکھہ سے معاینہ کیا دوسرے حصص میں مسیح کا احوال آئینہ کا خیال ہی اور یہاں جلوہ جمال اسلئے دین عیسوی کے کل معلم انجیل کی قدر و منزلت زیادہ کرتے رہے ہیں اور بدعتی اور مخالفان دین عیسوی بھی انہیں کتابوں کے مقدمات پر ہمیشہ حملے کرتے رہے زمانہ حال میں جب بحث مباحثہ دین عیسوی کی نسبت کہیں درپیش ہوا تو خصوص انہیں کتابوں کی تحریر پر سواخذہ کرنا قرار دیا ان کتابوں کی سچائی اور معتبری کی تحقیقات ضروری اور شرط دینداری ہی کیونکہ دین عیسوی کی حقانیت کے دستاویز اور سند کامل بالخصوص یہی چار کتابیں ہیں اب دریافت کرو کہ یہہ سند اصلی ہی یا جعلی عیسوی دین کے جماعت کا یقین اسی پر ہی کہ پہلی اور چوتھی کتاب رسولوں کے ہاتھہ سے مرتب ہوئی یعنے متی اور یوحنا کی اور دوسری اور تیسری اور دو شاگردوں سے یعنے مرقس اور لوقا کے۔ اس بیان پر کچھہ ان کے پاس سند بھی ہی اور وہ کسطرح ثابت کر سکتی ہیں کہ یہہ ان چاروں ہی کی لکھی ہوئی ہیں اور کسی دوسرے کی نہیں اسکا جواب مختصر ہم یوں دے سکتے ہیں کہ اول جعلی کتاب کے خصوصیات سے یہہ بالکل مبرا ہیں اور ان پر وہ کسی صورت سے لگائی نہیں جا سکتی محققین جعلی کتاب کے امارات اور نشان اسطرح پر بتلاگئے ہیں کہ پہلے تو جب وہ کتاب لوگوں میں انتشار پاوے اور نظر میں آوے تو اسکی سچائی مشکوک رہی اور یہہ شک دل میں گذرے کہ آیا یہہ کتاب مصنف منسوب الیہ کی تصنیف اور تالیف سے ہی یا نہیں دوم اس مصنف کے ہمزمان اور دوست جسکے نام پر وہ کتاب نکلے اسکی تصنیف سے انکاری ہوں +

سوم اس کتاب کے منسوب مصنف کے بعد برسوں یہہ کتاب مخفی رہی ہو اور مصنف کا نام و نشان نہ پایا جاوے +

چہارم اس کتاب کی عبارت مصنف کی دیگر تصنیفات سے ملتی ہوئی نہ ہو اور اگر اسکی کوئی اور تصنیف نہ ہو تو اسکی تعلیم اور لیاقت سے ملتی ہوئی نہو +

پنجم اس کتاب میں ایسے وقوعات کا مذکور ہوا ہو جو کہ اسکے مصنف کے زمانے کے بعد وقوع میں آئے ہوں +

ششم اس کتاب میں ایسی رائے مصنف کی نسبت پائی جاوے جو اسکی دیگر تصنیفات سے سراسر مخالف اور مباین ہو اگرچہ یہہ پچھلا نشان غیر تنقیح یہ استوار نہیں ہوا کرتا کیونکہ کبھی یوں بھی ہوا کرتا ہی کہ مصنف چند مدت بعد اپنی اس رائے کو بدل لیا کرتا ہی اب ان خصوصیات مذکورہ سے ایک بھی ایسی نہیں کہ انجیل کی چار کتابوں میں سے کسی میں پائی جاوے +

دوسرے مورخین کی مسلسل شہادت اور اجماع و اتفاق انکا چنانچہ ایک بڑا مورخ معتبر عیسائی کلیسیا کا مورخ یوسیبیس جسکا نام ہی اور چوتھی صدی کی اوائل میں مشہور ہوا اُسنے علم و فضل کمال کو پہونچایا اور کتابیں تصنیف کیں اور بعد تحقیقات کے ایک تاریخ عیسائی کلیسیا کی لکھی جو ابتک موجود اور مشہور ہی اس کتاب کے تیسرے حصہ کی ۲۵ باب میں عہد جدید کی ہر ایک کتاب کا مفصل بیان کرتا ہی اور ہر ایک مصنف کا نام اور احوال بتاتا ہی وہ عیسوی جماعت کے مروجہ کتابوں کو تین قسم میں تقسیم کرتا ہی پہلی قسم کی وہ کتابیں ہیں جو قدیم سے جماعت میں الہامی مانی گئیں اور ساری کلیسیا میں مروج رہیں اور جنکی نسبت کبھی کسیکو شک و شبہ پیدا نہیں ہوا دوسرے قسم کی وہ کتابیں ہیں جنکے مصنفوں میں کلام اور شک و شبہ کو دخل ہوا تیسرے قسم کی وہ کتابیں ہیں جنکو عیسائی جماعت غیر معتبر بلکہ محض مخترع شمار ہمیشہ کرتی رہی اور چاروں انجیل اُسی پہلی قسم کی کتابیں ہیں کہ انمیں شک و شبہ کو دخل نہیں اور خاص امر لایق غور اور قابل لحاظ یہہ ہی کہ

وہ یہہ بھی کہتا ہے کہ یہہ رائے نہ صرف میری تحقیقات کا نتیجہ ہے بلکہ قدیم سے تمام عیسوی جماعت کے متفق گواہی اُن کتابوں کی معتبری اور اُنکے مصنفوں کی نسبت اسی نمط پر پائی گئی اسی صدی (یعنے چہارم) میں ایک اور بڑے مورخ معتمد کی گواہی کا ذکر کرنا مناسب ہے اس فاضل کا نام جیروم ہے یہہ شہر لنگرائی کا خادم دین تھا اور شہر بشہر ملک یہودیہ کا سفر کرتا پھرا ✚ باقی آئندہ

اخبارات مُلکی و ولائتی

قسطنطنیہ۔ دوشنبے کے روز یکایک بلدہ دارالخلافت میں ایک اضطراب عظیم پیدا ہوا اور خبر مشہور ہوئی کہ فوج روس نے اپنی سرحد سے تجاوز کرکے عساکر سلطانی کی طرف پیش قدمی کی ہے ایک جمعیت سواران فوج روسیہ کی سامنے سے آتی ہوئی نظر آئی اُس پر فواد پاشا نے افسر فوج روس کو کہلا بھیجا کہ تم واپس چلے جاؤ۔ لیکن اُس نے انکا کہنا نہ مانا۔ فواد پاشا نے یہہ حال دیکھکر تجویز بلوانے لشکر سلطانی کے مسلح ہوکر کی اور جب یہہ خبر ہیڈکوارٹر روس میں پہونچی تو اُنہوں نے بھی تیاری کی اور مقام تکر داغ اور سیفلریا اور چتالجہ اور ہادم کوئی میں جو فوج روس کی تھی وہ اپنے گھوڑے زین باندھکر توپوں کے قریب چلے آئی اور چاہا کہ توپخانہ تیار کرکے آگے بڑھے بارے اتنے میں حکم ہوا کہ تیاری موقوف۔ اور باعث اس وحشت کا یہہ معلوم ہوا کہ چند سپاہی فوج روس کے شراب پیکر بدمستی حالت میں ہتھیار باندھے ہوئے عساکر سلطانی کی قیامگاہ میں چلے گئے اور کچھہ تکرار کی تھی اُسپر لشکر سلطانی میں سے بھی چند سپاہی مستعد ہوکر اُن کے مقابلہ کو آن پہونچے اور فریقین میں ہتھیار چلا اور چند آدمی مقتول و مجروح ہوئے۔ بعد یہہ قضیہ رفع دفع ہوگیا اور سان اسطانوس کے رہنے والے تو گھربار چھوڑکر اطراف کو بھاگنے لگے تھے بارے پھر سب جگہہ امن ہوگیا ✚ ازوکیل ہندوستان

مسٹر ہیلرو ممبر بورڈ آف ریونیو مدراس کمیشن قحط میں شریک ہونے کے واسطے عنقریب شملہ کو جایا چاہتے ہیں ✚

میجر اسکاٹ مانکریف اسپیشل کمشنر انتظام قحط میسور بوجہہ ضروری چند روز رخصت پر بمبئی کو تشریف لیگئے ہیں ✚

مہاراجہ کشمیر نے اپنے علاقہ کے قحط زدوں کی امداد کے واسطے تجاویز مندرجہ ذیل کی ہیں ✚

اوّل۔ چار لاکھہ روپیہ کا غلہ۔ راولپنڈی۔ جہلم۔ چنیوٹ گوجرانوالہ وغیرہ مقاموں میں خریدا جاتا ہے۔ ایک لاکھ روپیہ کا غلہ خرید اگیا ہے ✚

دوم یہہ اشتہار دیا گیا ہے کہ جو شخص غلہ کشمیر میں لیجائے اسکو ۵ روپیہ فیصدی قیمت غلہ پر انعام دیا جائیگا۔ اور کسی قسم کا محصول نہ لیا جائیگا۔ اگر غلہ نہ بکے تو ریاست غلہ خرید لیگی ✚

سوم۔ مقام سری نگر اننت ناگ۔ کمراج اور سوپیان میں غریب خانے کھولے گئے ہیں ✚

چہارم۔ جابجا امدادی کام شروع کئے گئے ہیں ✚

پاونیر راوی ہے کہ روسی قاصد اب تک کابل میں موجود ہے ✚

ڈیرہ دون میں محکمہ جنگلات کے واسطے ایک سکول کھلنے والا ہے ✚

شملہ اس سال کے خاتمہ کے قریب شملہ مردم شماری کی جاویگی ✚

اخبارات تاربرقی

لنڈن ۲۹ جولائی۔ مارکوس آف لورن کینیڈا کے گورنر جنرل مقرر ہوئے ہیں اور اُنہوں نے اُسکو قبول کرلیا ہے ✚

لنڈن ۳۰ جولائی۔ کل شب کو ہوس آف کامنز میں لارڈ ہارٹنگٹن صاحب کا موشن پھر پیش ہوا۔ صاحب موصوف نے یونان کی نسبت گورنمنٹ کی تدبیر ملکی پر حملہ کیا اور یہہ کہا کہ جزیرہ کپرس پر گورنمنٹ پر قبضہ کرلینے کی بات جو کانونشن (جلسہ) ترکی کے ساتھہ ہوا وہ قانون قومی کے برخلاف تھا کیونکہ شہنشاہ روس کی گرفت زیادہ تر ترکستان کے ایشیائی صوبوں پر نہ تھی جس قدر کہ وہ ایران پر تھی اور ہند کی حقیقی راہ یہی تھی روسیوں کے ساتھہ ایک صدی کے پہلے مقابلہ ہوگیا اور انگلستان اپنے کام کی جگہہ چھوڑکے روس سے ایک ہزار میل قریب تر آگیا۔ صاحب موصوف نے یہہ بھی کہا کہ اس مزاحمت سے منشا یہہ ہے کہ اس ملک کو اُن خطروں سے آگاہ کردے جن میں اسکے پڑجانے کا احتمال ہے کیونکہ اب بھی وقت ہے کہ عزت کے ساتھہ اُس خطرہ سے نکل آوے۔ پلنکٹ صاحب نے اس موشن کی ترمیم کی نسبت تحریک کی اور یہہ امر پیش کیا کہ مناسب ہے کہ گورنمنٹ پر اعتبار کا ووٹ لیا جائے۔ بروک صاحب نے یہہ فرمایا کہ جس قدر تو قیر انگلنڈ کو اب حاصل ہے اور جس قدر اسکا اختیار اب باہر والوں پر غالب ہے مگر وہ اسکو حاصل نہ تھا۔ اور



انگلو ٹرکش اقرار نامے سے روس کا نقصان نہ ہوگا تاوقتیکہ وہ اپنا قدم آگے کو نہ بڑھاوے۔ اگر ترکستان تصحیح مطلوبہ کو عمل میں لانے سے پہلو تہی نہ کرے تو چاہیے کہ انگلستان نے کانونشن میں جو کچھ اقرار کیا ہو اُس سے دست بردار ہو جاوے اور سلطان کے ایشیائی صوبوں کے حالات کے اوپر سر نو غور فرماوے یہہ مباحثہ تیسویں ستمبر تک ملتوی رکھا گیا +

جزیرہ کپرس کی فوجیں اب تقسیم ہوگئی ہیں سر گارنٹ ولزلی صاحب تین ولائتی پیادہ پلٹن کے ہمراہ مقام نکشیا میں مقیم ہیں اور ہندوستانی کنٹنجنٹ فوجیں اس جزیرہ کے اور مقامات کے قلعوں کی حفاظت پر تعینات ہیں +

سٹیمر انامے وودکس جو بمبئی سے پانچویں ماہ گذشتہ کو روانہ ہوا تھا مقام زنجبار کی طرف جزیرے کے ویر چڑھ گیا ہے۔ ڈاک ور نقد اور مسافر وغیرہ سب سلامت ہیں +

لنڈن ۔۳۱۔ جولائی۔ ہوس آف لارڈز میں عہد ناموں کے مسودوں کی نسبت مباحثہ ہوا۔ لارڈ گرانول صاحب نے انکو ناپسند کیا اور لارڈ بیکنز فیلڈ صاحب نے اُن کی حمایت کی اس وجہ سے کہ گلاڈسٹون صاحب نے گورنمنٹ کے انتظام کو ٹیڑھا پن قرار دیا تھا اور اس انتظام کے برعکس کسی تجویز کو پیش جانے نہ دیا۔ اس امر کے مخالفین نے کہا کہ ہمپر فرض ہو کہ ہوس کی رائے لیویں۔ لارڈ ہارٹنگٹن صاحب کے موشن پر مباحثہ کل شب کو شروع ہوا اور اسوقت لارڈ سنڈن صاحب نے گورنمنٹ کے انتظام کی حمایت کی۔ گلاڈسٹون صاحب نے ایک سپیچ میں جس میں تین گھنٹہ کا عرصہ لگا گورنمنٹ کے انتظام کو دیوانگی اور خلاف قاعدہ ٹھہرایا اور کہا کہ اسکے باعث سے سخت جوابدہی کا ذمہ عاید ہوتا ہی صاحب موصوف نے اس بنیاد پر کہ ہر شخص کو سپیچ دینے کی نسبت آزادی حاصل ہی جو حملہ لارڈ بیکنز فیلڈ صاحب پر ہوا تھا اسکی حمایت کی کراس صاحب نے اسکا جواب دیا اور یہہ مباحثہ پہلی اگست تک کے لئے ملتوی ہوگیا +

فاسٹ صاحب نے جو عرضیاں کہ بنگال اور مدراس سے ہندوستان کے لیسنس ٹکس کی نسبت ہاتھ آئی تھیں پیش کیں۔ لارڈ بیکنز فیلڈ صاحب اُس خط میں جو گلاڈسٹون صاحب کو لکھا گیا تھا یہہ وعدہ کرتے ہیں کہ گورنمنٹ کے تذکرہ کرنے میں جو ثقیل کلمات مستعمل ہوئے ہیں اُسکی فہرست بہم پہنچائی جاویگی لیکن اس اثنا میں صاحب موصوف نے اُن سپیچوں میں سے جو گلاڈسٹون صاحب نے مقام آکسفورڈ اور دیگر جگہوں میں دیئے تھے چند کلمات منتقش کر کے لکھے +

تصحیح۔ تار والوں کی غلطی کی وجہ سے کل کی خبر میں جو مباحثہ تیسویں ستمبر پر ملتوی کیا گیا تھا غلط چھپ گیا اُسکی صحیح عبارت یہہ ہی یہہ مباحثہ ۳۱ جولائی تک ملتوی کیا گیا +

لنڈن ۲۱۔ جولائی۔ ہوس آف کامنز کی سلکٹ (چیدہ) کمیٹی جو ہندوستانی فوج کی امداد اور کارروائی کے انتظام کے لئے مقرر ہوئی تھی بسبب بے وقت ہو جانے کے برخواست ہوگئی۔

سر آر نولڈ کمبل صاحب کو ملٹری نیٹ کمانڈر آف دی باتھ کا خطاب عطا ہوا +

سٹیمر انامے جہاز سوکھے سے نکل کے گہرے پانی میں آگیا +

اصراف جنگی کا غیر معمولی خرچ ایک کروڑ پچاس لاکھ روپیہ ہوگیا +

عدن ۳۱۔ جولائی۔ ٹراونکور نامے جہاز اُنتیسویں ماہ گذشتہ کی ولائتی ڈاک لیکے آج تین بجے دن کے وقت بمبئی کو روانہ ہوا اور پونا نامے جہاز بنگال اور کلکتہ کی سمت کو گیارہ بجے دن کو رخصت ہوا +

بیلگریڈ ۳۱۔ جولائی۔ سیراجیو واقع بوسنیہ میں ترکی حکام کے برخلاف بغاوت ہو رہی ہی جسکا پیشوا راجی ہوا ہی جو جیسا کہ نیرجور و جفا کرنیکی وجہہ سے مشہور ہی +

لنڈن یکم اگست۔ پرنس بسمارک اور سفیر یوپ کے درمیان تصفیہ باہمی کے نسبت عہد و پیمان ہو رہے ہیں +

برلن یکم اگست۔ جرمن کی پارلیمنٹ کے انعقاد کا یہہ نتیجہ ہوا کہ سوشیل کمیٹی کو شکست فاش ملی حالانکہ سوشیل کمیٹی کے جانب دار رائے دہندوں کے تعداد بہت بڑھ گئے ہیں +

روم یکم اگست۔ کارڈینیل فرینچی سکرٹری آف سٹیٹ کل انتقال کر گئے +

وینا۔ یکم اگست۔ آسٹریا والے زینجا نو کا واقع بوسنہ میں آن پہونچے۔ آسٹریا کی فوج کا ایک حصہ آج ہرزیگوینیا میں داخل ہوگیا +

لنڈن ۲۔ اگست۔ مارونصاحب جنہوں نے انگلو روسی معاہدہ کی اصلیت منکشف کی بیان فرماتے ہیں کہ تاریخ ۱۳ مئی کو دوسرے عہد نامہ پر درپردہ دستخط ہوگئے۔ سٹے فورڈ نارتھ کورٹ صاحب نے بجواب ایک سوال کے جو نسبت صداقت بیان مارونصاحب کے تھا ایک دھوکھا آمیز جواب دیا۔ لارڈ ہارٹنگٹن صاحب کی تحریک کے نسبت کل شب پر کچھ بحث مباحثہ ہوا۔ ہوس آف کامنس میں مسٹر لارڈ صاحب نے گورنمنٹ کی حکمت عملی کو سخت ناپسند کیا اور بیان کیا کہ شاہی حقوق سے ترمیم ہونی چاہیے لارڈ جانسن صاحب نے گورنمنٹ کی تائید میں مسٹر لارڈ صاحب کو جواب دیا۔ مسٹر ننگ صاحب نے اپنی رائے ظاہر کی کہ

ہندوستان پر روسیوں کا حملہ ایک خیالی بات ہے۔ بحث تاریخ ۲ اگست ملتوی کی گئی +

لنڈن ۔ ۲ اگست ۔ کل شب کو ہوس آف کامنس میں لارڈ ہارٹنگٹن صاحب کی تحریک پر پھر بحث شروع ہوئی بہت سے ممبروں کی تقریر ہوئی منجملہ انکے لارڈ ایلکو مسٹر فارسٹر مسٹر رونگ اور ڈبلیو ہارکوٹ صاحب تھے مگر اُنہوں نے صرف سابق کی تقریر کرنے والوں کی بحث کو مکرر بیان کیا۔ اسلئے لورڈ نارتھکورٹ صاحب نے تائید حکمت عملی گورنمنٹ کے بیان کیا کہ انگلنڈ ٹرکی عہدنامہ پر برٹش اغراض کی ترقی کے لئے دستخط کئے گئے اور یہہ ہمارا فرض ہے کہ ہم ٹرکی کو مضبوط رکھیں۔ اور ہمکو یقین ہے کہ ایشیا میں جہانتک کہ گورنمنٹ برطانیہ کو غرض ہے اُسکی حفاظت کرنے میں ہم بلا حسد دیگر سلطنتوں کے کامیاب ہونگے۔ صاحب موصوف نے نسبت وجوہ کے در پردہ عہدنامہ کے انکار کیا اور اخیر امر تحریک مذکور کو ۳۳۸ ممبران دربار نے بمقابلہ ۱۹۵ کے نامنظور کیا۔ مسٹر راتھر ولسن صاحب بجائے مارکبی صاحب کے جج عدالت ہائی کورٹ کلکتہ کے مقرر ہوئے +

لنڈن ۔ ۴ اگست ۔ اضافہ شدہ بحری اخراجات کا تخمینہ چھہ لاکھ اسی ہزار روپیہ ہے +

کل گلڈ ہال واقع شہر لنڈن میں لارڈ بیکنسفیلڈ اور سالسبری کو شادیانہ پیش کئے گئے۔ بعد ازاں مینشن ہوس میں ضیافت ہوئی اور لارڈ بیکنسفیلڈ نے ایک اسپیچ بیان کی جب صاحب موصوف نے فرمایا کہ ہمکو یقین ہے کہ صلح حال بہت مدت تک رہیگی کیونکہ روس کے جنگی فرقہ کو مزاحمت ملگئی انگلستان روس فرانس اور دیگر سلطنتوں کی نسبت ہولناک ہے روسی فوج ٹرکی سے روس کیطرف روانہ ہو رہی ہے بوسنہ والے اور مسلمان رعایا آسٹریا والوں کی آمد کو بہت خوشی سے قبول کرتے ہیں +

برلن ۴ اگست ۔ جرمن پارلیمنٹ کے انعقاد کا یہہ نتیجہ ہوا کہ قریبًا ۱۱۳ کنسرویٹیو ۵۵ لبرل اور ۱۰۰ الٹرامونٹین واپس گئے +

قسطنطنیہ ۴ اگست ۔ روسیوں نے کوہ روڈوپ کے باغیوں کو کہلا بھیجا ہے کہ یا تو شرقی رومیلیا کو دس روز کے اندر خالی کر دو ورنہ تمپر حملہ کیا جاویگا باغیونکا ارادہ ہے کہ مقابلہ کریں

لنڈن ۵ اگست ۔ برلن کے عہدنامہ کے تصدیق کا عوض معاوضہ ہو چکا ہے +

لودیانہ

اس ہفتہ میں یوں تو ہدا باندی تو ہوتی ہی رہی ہے مگر جو بارش اطوار کے روز دس بجے سے ساڑھے گیارہ بجے تک ہوئی ایسی تمام برسات گزشتہ میں نہیں ہوئی ایسا موسلا دھار پانی پڑا کہ دم کے دم میں جل تھل کر دئے تمام جنگل ہرا بھرا ہے +

سنیچر کے روز ایک بجے دن کے ایک کشتی ستلج میں جو گذر لودیانہ سے روانہ ہوئی تھی منجدھار میں جا کر ڈوب گئی ۔ داروغہ گذر نے رپوٹ کی کہ کسی جان کا نقصان نہیں ہوا اسپر صاحب ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس نے لالہ سولراج صاحب کوتوال شہر کو برائے تحقیقات مامور کیا۔ جب لالہ صاحب موصوف گذر ستلج پر تحقیقات کیواسطے گئے تو وہاں سوائے ملازمان گذر کے اور کوئی ایسا آدمی نہیں ملا جس سے یہہ اطمینان ہو کہ رپورٹ داروغہ گذر صحیح ہے ۔ اطوار کے روز ایک مسافر جو اُسی کشتی غرق شدہ سے بچا تھا کوتوالی میں آیا اور بیان کیا کہ جو کشتی ڈوبی ہے اُس میں قریب ۶۵ مسافر کے سوار تھے اور گھوڑے و گاڑیاں وغیرہ بھی تھیں صرف ہم چار آدمی سلامت نکلے باقی سب ڈوب گئے اور میرا باپ بھی اُس کشتی میں ڈوبا ہے۔ یہی اظہار صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کے سامنے مسافر مذکور نے دئے ہیں اور پرسوں ایک اور بھی مسافر آیا ہے اور بیان مذکورہ کے موافق بیان کرتا ہے تحقیقات درپیش ہے +

۴ اگست کو ۱۱ بجے رات کے صاحب سپرنٹنڈنٹ بہادر پولیس کو اطلاع ہوئی کہ کوچہ بلیریان میں ایک چوبارہ کے اندر اسوقت قمار بازی ہو رہی ہے صاحب موصوف اُسوقت معہ چار کنسٹبلوں کے آئے اور ۵ کس قماربازونکو معہ آلات قماربازی و نقدی کے گرفتار کیا مقدمہ درپیش ہے +

انتخاب گورنمنٹ گزٹ پنجاب

اسو لکرام قایمقام منصف راولپنڈی ۔ راجہ علی بہادر اُن کی جگہہ آجانے پر لشمبر داس کے ایام رخصت یا آئندہ احکام تک اٹک ضلع راولپنڈی کے قایمقام منصف مقرر ہوئے ہیں +

جواہر سنگھہ منصف چونیاں ضلع لاہور کی رخصت میں جو اٹھارہ اپریل ۱۸۷۸ء کے اشتہار نمبر ۱۹۱ میں درج تھی چار ماہ اور زیادہ کئے گئے ہیں ۔ کل چھہ ماہ کی فرلو بموجب دفعہ ۵ مجموعہ سول لیو از ابتدائے ۲۹ اپریل لغایت ۲۸ اکتوبر ۱۸۷۸ء ہوئی +

جواہر سنگھہ کے ایام رخصت یا آئندہ احکام تک [illegible] چونیاں ضلع لاہور کے قایم مقام منصف مقرر ہوئے ہیں +

امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری کیلسو صاحب کے اہتمام سے چھپا